بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفتویٰ انٹرنیشنل نمبر ۲۳ AlFatwa International 23

سرپرستِ اعلیٰ: سید عبدالحفیظ شاہ   رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / جنوری ۲۰۰۰ء   مدیر: ڈاکٹر سید راشد علی

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: **میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے بیچ تھے۔**

قادیانیوں سے سید عبدالحفیظ شاہ صاحب آف گجو کی ایک انتہائی اہم موضوع پر خط و کتاب

ہر قادیانی / احمدی کا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ایک عاشقِ رسول اور فنافی الرسول تھے اور اسی وجہ سے انکو نبوت و رسالت کے مقام پر فائز کیا گیا۔ جناب ریاض احمد ارشد صاحب قادیانی نے حضرت سید عبدالحفیظ شاہ صاحب کو ایک خط لکھا، جس میں انہوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو انکی شاعری کی بنیاد پر عاشق رسول اور فنافی الرسول ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور نازک مسئلہ ہے۔ جواباً شاہ صاحب نے عشق و عاشقی کیا ہے، کیا نبی بھی سالک ہوتا ہے، راہ سلوک، فنافی الشیخ، فنافی الرسول، فنافی اللہ جیسے موضوعات کا مختصر جائزہ لے کر ثابت کیا گیا ہے کہ نبی یا رسول کو نہ تو فنافی الشیخ کی ضرورت ہے نہ کوئی نبی آج تک کسی دوسرے نبی یا رسول پر فنا ہوا ہے اور نہ ہی فنافی اللہ کے مقام سے انکو گذرنے کی ضرورت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعووں اور جماعت احمدیہ کے پرفریب پراپگنڈے کو طشت از بام کرنے والی یہ اہم تحریر ہدیۂ قارئین ہے اس امید پر کہ کاش کوئی گم کردہ راہ قادیانی / احمدی اس خودساختہ فریب سے نکل کر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو سکے۔ وماعلینا الا البلاغ۔

جناب ریاض احمد ارشد صاحب   وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کے پرخلوص خط کا بہت بہت شکریہ۔ خط میں حضور ﷺ سے آپ کا لگاؤ اور اس حوالے سے میرے بارے میں جس حسنِ ظن کا آپ نے مظاہرہ کیا ہے اس سے مجھے امید ہو چلی ہے کہ انشاء اللہ سرکار دوعالم ﷺ کی اوپر تحریر کردہ حدیث ایک نہ ایک دن آپ کو آپکی تلاشِ حق میں کامیابی سے ہمکنار کردے گی۔ ذیل میں سرکار دوعالم ﷺ کی شان میں، ان کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے چند اشعار پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ شاعر نے اس مضمون کو کتنی خوبصورتی سے اپنے اشعار میں سمویا ہے اور ہر شعر میں کتنی گہرائی ہے۔

م محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا اے دربار ....(گرونانک)

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کرلو وائے
دو ملا کے پچگن کرلو بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کے نوگن کرلو دو اسمیں دو او ور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے ....(کبیرداس)

دلِ بےتاب کو سینے سے لگالے آجا
کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طول شبِ غم نے نکالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگانے آجا
بےنقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا ....(منشی درگا سہائے سرور)

کان عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا
نام محمد اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا
تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے
ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا ....(سرکشن پرشاد شاد)

ہو شوق نہ کیوں نعت رسول دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک کا
ہے جان و علاج سرا شافع محشر کا
کیفی مجھے اب خوف ہے کیا روز جزا کا ....(پنڈت کیفی دہلوی)

آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کرینگے کہ شعراء نے ان اشعار میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ سرکارِ دوعالم ﷺ سے اپنی عشق کا اظہار کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اشعار میں اس طرح کا اظہار خیال کس چیز کی دلیل ہے؟ آپکو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ یہ تمام اشعار ان شعراء کے ہیں جو غیر مسلم تھے اور اسی پہ انکا خاتمہ ہوا۔ ان شعراء میں منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی، رانا بھگوان داس، جگن ناتھ آزاد، کبیر داس وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے یہ عشق میں ڈوبے ہوئے اشعار ان کو راہ ہدایت تک نہ دکھلا سکے۔

آپ نے بڑے خوبصورت پیرائے میں میرے سوالات سے صرف نظر کرتے ہوئے مرزا صاحب کو عاشق رسول ﷺ اور فنافی رسول ﷺ ثابت کیا اور پھر گویا آخر میں یہ کہہ کر کہ ''سب سے بڑی اور مضبوط دلیل عشق و محبت ہے'' آپ نے ان کے دعوئے نبوت و مسیحت پر مہرِ تصدیق ثبت کردی۔ قطع نظر اس کے کہ مرزا صاحب کس چیز کو اپنی نبوت کے صدق و کذب کا معیار قرار دیتے ہیں، آیئے آپ کے ہی اس قائم کردہ معیار پر پہلے گفتگو کرتے ہیں۔

عشق و عاشقی کیا ہے؟

اس کو سمجھنے کے لئے چند بنیادی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ اجنبیت اور آشنائی دو متضاد چیزیں ہیں۔ جب انسان پہلے پہل کسی کا ذکر سنتا ہے تو اجنبیت دور ہو کر شناسائی پیدا ہو جاتی ہے۔ جوں جوں محاسن کا تذکرہ ہوتا ہے تو اس ہستی سے ایک انس پیدا ہو جاتا ہے یہی انس آگے چل کر یگانگت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ محبت کی ابتداء ہے۔ جب اس محبت میں

اضافہ ہوتا ہے تو محبّ کو ہر لمحہ یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ تو من شدم من تو شدی۔ محبّ کے دل میں محبوب کا شوق غیر محسوس طریقہ سے جڑ پکڑ جاتا ہے۔ یہ شوق دراصل محبوب کا عطیہ ہے۔ اس کی طرف سے ہوتا ہے، کسبی نہیں ہے کہ آدمی اپنی محنت سے حاصل کر سکے۔ چنانچہ ایک مقام آتا ہے کہ محبّ کی محبت متحقق ہو جاتی ہے اور وہ اب شائق ہونے پر مجبور ہے۔ یہی شوق اب اس محبت کے پودے کی آبیاری کرتا ہے۔ محبوب جتنا مستور ہو حجاب میں ہو یہ آتش شوق اتنی بھڑکتی ہے حتی کہ محبت کی چنگاری عشق کے شعلے میں بدل جاتی ہے۔

عشق کا یہ مقام اہل اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ عشق کی گرمی ان کو ہر لمحہ مضطرو بے چین رکھتی ہے ۔ اللہ تعالی کی عنائتوں اور نفحاتِ کرم سے ان میں وارفتگی اور سرشاری پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ ہوش وحواس کی دنیا سے بیگانے ہو جاتے ہیں، اپنے آپے میں نہیں رہتے۔ ان کا عشق بڑھ کر جنون بن جاتا ہے۔ عشق کی دیوانگی ان عشاق کو سوختہ جان کر دیتی ہے۔ اب نہ وہ دین کہ قابل رہتے ہیں نہ دنیا کے۔ شریعت ان سے ساقط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شریعت ہو یا دنیاوی قانون اسکا اطلاق دیوانے پر نہیں ہوتا۔ ایسے اہل اللہ و خاصانِ خدا درس و تدریس کے مرحلے سے گزر جاتے ہیں۔ راہ سلوک کا یہ انتہائی مقام ہے جسے فنافی اللہ بھی کہتے ہیں۔

اس مقام تک پہنچنے کیلئے سالک کو فنافی الشیخ اور فنافی الرسول کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ مقامات ایک وقتی ضرورت ہوتے ہیں۔ مرشد مرید کو اپنی محبت میں مبتلا کر کے اپنے اندر ضم کر لیتا ہے اور جونہی مرشدِ کامل دیکھتا ہے کہ مرید اب فنافی الشیخ کے مقام پر پہنچ گیا ہے تو وہ اس کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف روانہ کر دیتا ہے تا کہ وہ اس کو اگلے درجے میں ترقی دے سکیں۔ اگر مرشد نے مرید کو فنافی الشیخ کے درجے میں ہی رہنے دیا تو مرید گویا کافر و زندیق اور مشرک ہو گیا۔

بہر حال فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا مقام سراسر سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظر کرم اور عطا و بخشش ہے کہ وہ بندے کو یہ درجے عطا فرما دیں۔ سالک اس کمال کے راستے کی طرف چلتا ضرور ہے مگر ہر کوئی اس کی انتہا کو نہیں پہنچتا۔ غوث، قطب اور ابدال انتہا تک پہنچ کر سرکارِ دو عالم ﷺ کے شاہد ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ علم الیقین سے گزر کر عین الیقین اور پھر حق الیقین کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں۔ ایسے خاصانِ خدا سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں سے پھر انکی کوئی خبر نہیں آتی۔ آں آنکہ خبر شد، خبر از باز نہ آمد

ہاں جن ہستیوں کو اللہ تعالی مخلوق کی بھلائی کیلئے چن لیتا ہے وہ سیر فی اللہ کے اِس مقام سے واپس کئے جاتے ہیں تا کہ وہ ہوش وحواس میں اور شریعت محمدی ﷺ کے مکلّف رہ کر بنی نوع آدم کی رہنمائی کر سکیں۔

کیا نبی بھی سالک ہوتا ہے۔؟

یہاں ایک اہم نکتہ یاد رکھنے کا یہ ہے کہ یہ تمام منازلِ سلوک سالک کیلئے ہیں اور نبی و رسول سراج السالکین ہوتا ہے نہ کہ سالک۔ نبی یا رسول کو نہ تو فنافی الشیخ ہونے کی ضرورت ہے نہ کوئی نبی آج تک کسی دوسرے نبی یا رسول پر فنا ہوا ہے۔ قرآن گواہ ہے، تاریخِ انسانی شاہد ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ انبیائے کرام موجود رہے ہیں اور ان میں ایک دوسرے سے افضل بھی تھا مگر کبھی کسی نبی نے کسی دوسرے نبی کا عاشق ہونے کا ددعویٰ نہیں کیا۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ و حضرت خضرؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسف وغیرہ علیہم السلام باوجود ایک ہی زمانے اور علاقے میں ہونے کے ان منازلِ سلوک سے مبرا رہے۔ نہ ان میں سے کسی نے عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی فنافی اللہ کے مقام و منزل سے انکو گزرنے کی ضرورت تھی۔ انبیائے کرام کا عرفان اور ہے اور اولیائے کرام کا اور۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیر الی اللہ اور تھی اور اولیاء اللہ کی سیر الی اللہ اور۔ سرکار ﷺ کی سیر جسم و روح کے ساتھ ہوتی تھی اور اولیائے کرام کی فقط روح کے ساتھ۔ الغرض اولیائے کرام کا اعلیٰ ترین درجہ بھی انبیائے کرام کے ادنی درجے کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہ مقام کسبی نہیں وہبی ہے۔ اللہ جل شانہ نے ازل سے ہی اپنے پیغمبروں کا چناؤ کر کے اس منصب پر فائز کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنے محبوب اور وجہ وجودِ کائنات سرکارِ دو عالم ﷺ کی آمد اور انبیائے کرام سے انکی تشریف آوری پر انکی اطاعت پر بھی عہد لے لیا تھا جیسا کہ قرآن کی آیت سے واضح ہے:

واذأخذالله ميثٰق النبيين لمآ ء اتيتكم من كتابٍ وحكمةٍ ثم جآئكم رسولٌ مصدقٌ لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ءَ أقررتم وأخذتم علىٰ ذٰلكم إصرى قالوٓا أقررنا قال فاشهدوا و انا معكم من الشٰهدين ٥ (٣:٨١)

یہ تمام منازلِ سلوک سالک کیلئے ہیں اور نبی اور رسول سراج السالکین ہوتے ہیں نہ کہ سالک!

چنانچہ اسی لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے بیچ میں تھے“۔ یہی وہ عظیم الشان ہستی ہے کہ جن کے قلب اطہر کو اللہ تعالی نے وہ قوت عطا فرمائی کہ قرآن پاک کی امانت کا وہ بار جس کی ہیبت و عظمت و جلالت سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، سرکارِ دو عالم ﷺ کے قلب اطہر نے اس کو اپنے اندر جذب کیا۔ جب ہی تو اللہ پاک نے فرمایا (١٨:١١٠) کہ **قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الیَّ** ”آپ فرما دیجئے (اے محمد) بلاشک میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے“۔ اور یہیں پر سرکار ﷺ اور ایک عام انسان میں آسمان اور زمین کا فرق ہو گیا۔

مگر صد افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے یہودی صفت لوگ ہمیشہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس عظمت و شان کو گھٹانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و مارانی

”جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کیا اس نے مجھ نہیں دیکھا مجھے نہیں پہچانا“۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد ١٦ ص ٢٥٩)

کہاں حضرت محمد ﷺ جیسی عظیم ہستی اور کہاں مرزا غلام کہ نماز میں ایک چھوٹی سی سورۃ پڑھنے سے اختلاج ہونے لگتا تھا۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک !!

موصوف فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام کبھی زمین پر آئے نہ آتے ہیں! سچ ہی کہا کیونکہ جبریلؑ تو وہ فرشتے تھے جو تمام انبیائے کرام کے پاس وحی لاتے تھے۔ چونکہ مرزا صاحب سچے نبی نہ تھے اسلئے انکے پاس جبرئیلؑ کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ (توضیح مرام)

مگر پھر بھی مرزا صاحب کا دعویٰ تھا انکے پاس وحی آتی ہے! سوال یہ ہے کہ وہ کون فرشتہ تھا جو وحی لاتا تھا اور اس وحی کی حقیقت کیا تھی؟ ٹیچی ٹیچی، درشانی، خیراتی اور ایل انکے بعض فرشتوں کے نام تھے۔ انکی کتابوں کو غور سے پڑھئے۔ اکثر میں اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ کا حوالہ یوں دیتے ہیں: ”اور فرمایا جیسا کہ خدا نے براہین احمدیہ میں ....“ گویا براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے جو مرزا صاحب پر نازل ہوا ہے۔ (معاذ اللہ ثم

معاذ اللہ) اگر آپ مرزا صاحب کی اس نام نہاد وحی کا مطالعہ کریں تو آپکو اندازہ ہوگا کہ لوگ تو آیتوں کی تحریف کی بات کرتے ہیں یہاں تو مرزا صاحب بیشتر قرآن ہی سرقہ کئے بیٹھے ہیں۔

گستاخی رسول:

جناب ریاض صاحب! آپ مرزا صاحب کے سرکار دو عالم ﷺ سے عشق کی بات کرتے ہیں یہ کیسا عاشق نامراد تھا کہ وہ آیتیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کی شان میں نازل فرمائی ہیں وہ اس نے اپنی ذات پر چسپاں کرلی ہیں؟ مرزا صاحب کی حقیقت الوحی اٹھا کر دیکھئے تمام حقیقت عیاں ہوجائیگی! مثلاً

☆ انا اعطینک الکوثر ☆ یس والقران الحکیم ☆ وما ینتق عن الھوی ان ہو الا وحی یوحیٰ ☆ وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین ☆ محمد الرسول اللہ والذین معہ

(روحانی خزائن ج ۱۷، ۲۲، ۱۸)

یہ محض چند مثالیں ہیں ورنہ فہرست بہت طویل ہے۔

گستاخی رسول کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیے :۔

اپنی دوسری کتاب 'نزول مسیح' میں یہ نامراد خود ساختہ عاشق لکھتا ہے:

''میرے اس دعوے کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پہ نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۴۰) (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

مرزا صاحب کو یہ بھی خبط تھا کہ اپنے آپ کو دیگر انبیائے کرام کا ہم پلہ بلکہ ان سے بہتر سمجھتے تھے۔ چنانچہ اپنے آپ کو حضور ﷺ سے افضل قرار دینے کی جدوجہد میں پہلے تو ان آیتوں کو اپنے اوپر چسپاں کیا جو اوپر دی گئیں ہیں۔ پھر بھی تسلی نہ ہوئی تو کہا:

لہ ،خسف القمرالمنیر وان لی

غسا القمران المشرقان اتنکر

اس کیلئے صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کریگا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۸۳)

☆ اپنی دوسری کتاب خطبہ الہامیہ میں حضور ﷺ کے زمانے کے اسلام کو ہلال اور اپنے اسلام کو بدر سے تعبیر کیا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۱۸۴)

☆ مندرجہ ذیل اشعار مرزا صاحب کے سامنے پیش کئے گئے جنکو پسند فرما کر طغرہ بنوایا اور اخبار البدر قادیان میں بھی شائع کروایا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر نمبر ۴۳ ج ۲ ص ۱۴ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶)

اجتہادی غلطی :

جب مرزا صاحب سے پے در پے غلطیاں سرزد ہونے لگیں اور ان کی نام نہاد پیشن گوئیاں غلط نکلنے لگیں تو جھٹ حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام پہ یہ الزام عائد کر کے گستاخی کی انتہا کردی کہ ان سے بھی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) چنانچہ حضور اکرام ﷺ کے بارے میں فرمایا کہ:

☆ 'انکی وحی بھی غلط نکلی'۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

☆ حضور ﷺ سورۃ الزلزال کا مطلب غلط سمجھے۔ (روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۶۷/۱۶۶)

کیا یہی محبت اور عشق رسول کی علامتیں ہیں؟ ذرا دیانتداری سے سوچیں۔

پیشن گوئیاں :

اگرچہ آپ نے محبت اور عشق کو مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل قرار دیا ہے۔ مگر میں معذرت کے ساتھ آپ سے اختلاف کرونگا۔ کیونکہ آپ سے زیادہ آپکے ان پیشوا صاحب کی تحریر اہم ہے جنکو آپ نبی، رسول اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ۔

☆ 'ہمارے صدق اور کذب کو جانچنے کے لئے ہماری پیشنگوئیوں سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں'۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن ج ۵ ص ۲۸۸)

☆ اسی طرح آتھم کی موت کی پیشنگوئی کے وقت اعلان کیا کہ ''اگر آتھم نہ مرا تو مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال کر پھانسی دی جائے۔'' (روحانی خزائن ج ۶ ص ۲۹۳)

☆ ''جو شخص اپنے دعوے میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''

(روحانی خزائن ج ۵ ص ۳۲۲)

اب آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کو انہی کے قائم کردہ معیار پر پرکھیں۔ ذیل میں چند معروف پیش گوئیاں تحریر کررہا ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ وہ پیش گوئیاں جن کے بارے میں مرزا صاحب نے بڑی شد و مد سے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ اللہ کا فیصلہ اٹل ہے اور وحی الٰہی کے مطابق یہ پیشنگوئیاں ضرور پوری ہونگی۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔

☆ محمدی بیگم سے شادی کی پیشنگوئی۔ (آئینہ کمالات اسلام)

☆ آتھم کی موت سے متعلق پیشنگوئی۔ (جنگ مقدس)

☆ دو عورتوں (بیوہ اور باکرہ) سے شادی کا الہام۔ (تریاق القلوب)

☆ اپنے مرید منظور احمد کے گھر لڑکا پیدا ہونے کی پیشن گوئی جو کہ خدا کا نشان ہوگا۔ (ریویو مارچ ۱۹۰۶ ص ۱۲۲) مگر لڑکا تو نہ پیدا ہوا لڑکی پیدا ہوئی وہ بھی مرگئی۔ پھر پیشتر اسکے کہ مرزا صاحب کوئی تاویل پیش کرتے خاتون بھی انتقال کرگئیں۔

☆ مکہ اور مدینہ میں مرنے کی پیشگی کی اطلاع (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ۵۹۱)

☆ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل گاڑی کی پیشگوئی (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۹۵)

یہ چند نمونے ہیں ورنہ جھوٹی پیشگوئیوں کی ایک طویل فہرست ہے۔

مالیخولیا اور دیگر بیماریاں (ماخوذ از سیرت المہدی):

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جعلی الہامات، جھوٹی پیشن گوئیاں اور توہین آمیز کلمات، آخر یہ سب کیا تھا۔ ذرا کھلے ذہن سے مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کریں تو تمام حقائق کھل کر سامنے آجائینگے ۔مرزا صاحب ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو انگریزوں کا پرانا نمکخوار تھا۔ مرزا صاحب شروع ہی سے کمزور ذہن کے انسان تھے اور انکے والد انکو زیادہ کتابیں پڑھنے سے روکا کرتے تھے۔ جب جوان ہوئے تو والد کی سالانہ پینشن لیکر گھر سے بھاگ گئے اور اِدھر اُدھر مشکوک حرکتوں میں اڑادی۔ شرمندگی کی وجہ سے گھر نہیں گئے بلکہ سیالکوٹ کورٹ میں ۱۵ روپے ماہوار پر ملازم ہوگئے۔ وہاں کچھ انگریزی زبان سے بھی شدھ بدھ حاصل کی مگر مختاری کا امتحان میں ناکام رہے۔ یہیں ایک پادری سے جان پہچان ہوگئی جو بعد میں انگریز سرکار کیلئے انکے چناؤ میں مددگار ثابت ہوا۔ جب انکی عمر تقریبا ۳۲ سال ہوئی انکے والد کا انتقال ہوگیا اور اسی وقت سے بقول مرزا صاحب کے ان پر وحی والہامات بارش کی طرح برسنے لگے۔ (کیا یہ الہامات تھے یا ذہنی بیماری کی علامات؟) ہسٹیریا کا پہلا دورہ اس وقت پڑا جب بشیر اول کا انتقال ہوا۔ جب دوسری شادی ہوئی تو نامرد تھے۔ بقول مرزا صاحب خدا کے حکم سے الہامی دوا 'تریاقِ الٰہی' بنائی جس کا خاص جز افیون تھا۔ حکیم نورالدین سے خط وکتابت میں مختلف بیماریوں کا ذکر کیا مثلاً مراق، مالیخولیا، نسیان، کم خوابی، تشنجِ قلب، کثرتِ بول، ذیابیطس وغیرہ۔ گویا کہ

مالیخولیا + مراق + افیون = الهامات وواهیات

یہاں ہوسکتا ہے آپ کے ذہن میں یہ اشکال ہو کہ تمام پیغمبروں کو انکے نہ ماننے والوں نے پاگل اور جنونی قرار دیا ہے تو اگر مرزا صاحب کیساتھ بھی ایسا ہوا تو کوئی عجوبہ نہیں۔ لیکن میں پہلے ہی آپ کے اس شبہ کا ازالہ کردوں۔ آج تک کسی نبی نے خود اپنے آپ کو پاگل یا ذہنی مریض نہیں قرار دیا۔ مگر مرزا صاحب ایک منفرد ہستی ہیں کہ جنہوں نے اپنی تحریروں میں خود ہی اپنی ذہنی بیماریوں کا اعتراف کیا۔

یہ مرزا صاحب کی ذہنی بیماری، افیون اور خاندانی وفاداری کا کمال تھا کہ جب انگریزوں نے مسلمانوں میں سے جہاد کی روح نکالنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کے لئے ایک امتی نبی تشکیل دینے کے لئے تلاش شروع ہوئی تو نظرِ انتخاب انگریزوں کے پشتینی خادم مرزا غلام مرتضٰی (جس نے ۱۸۵۷ کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف لڑنے کیلئے ۵۰ گھوڑ سوار دے کر انگریز سرکار سے اپنی وفاداری کے ثبوت دیا) کے بیٹے پر پڑی۔ اسی بات کا مرزا صاحب نے انگریز گورنر پنجاب کے نام اپنے خط میں اقرار کیا کہ وہ " **انگریز سرکار کا خود کاشتہ پودا** " ہیں جنکی ایسی خدمات ہیں جو آج تک کسی مسلمان نے انجام نہیں دیں۔ (کتاب البریہ) ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھ کر اپنی خدمات یوں جتائیں:۔

"انگریز سرکار کے لئے میں نے پچاس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر اس ملک اور دیگر اسلامی ممالک میں تقسیم کروایا جس کے نتیجے میں لاکھوں آدمیوں نے جہاد کے گندے خیالات چھوڑ دیئے۔" (ستارہ قیصریہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۱۴)

اور یہ ذہنی بیماری ہی تھی جس پر شراب اور افیون نے سونے پہ سہاگے کا کام کیا کہ مرزا صاحب ایک کے بعد دوسرا دعوٰی کرتے ہی چلے گئے۔ مناظر اسلام اور خادم اسلام سے شروع ہوئے پھر مجدد، مثیل مسیح، مسیح موعود حتی کہ نبی اور رسول تک بن بیٹھے۔ ذہنی بیماری مزید بڑھی تو ہر نبی کا نام اپنے اوپر چسپاں کرلیا۔ یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو حضور اکرم ﷺ کا دوسرا جنم قرار دیا جو کہ پہلے جنم سے بہتر اور افضل تھا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اب جنہوں نے ان کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا اور ان کی مخالفت کی وہ جہنمی، اللہ اور رسول کا نافرمان، حرامی اور، طوائف کے اولاد قرار دیئے گئے۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۷)

ذہنی بیماری نے پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ خوابوں میں وہ کیفیت طاری ہونے لگی گویا کہ خدا کی بیوی ہیں اور اللہ نے قوت رجولیت کا اظہار فرمایا! (استغفراللہ) پھر وحی آنے لگیں کہ گویا خدا کا بیٹا ہیں، خدا ہیں اور خدا انکے بیٹے کی شکل میں دنیا میں آئیگا۔ (روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۳)

دیانتداری سے سوچیں۔ کیا یہ سب باتیں کسی صحیح الدماغ انسان کی تحریریں ہوسکتی ہیں؟ دراصل یہ سب ذہنی بیماری، افیون اور شراب کی کرشمہ سازیاں تھیں جو انکی سماعت اور بصارت پر اثر انداز ہوتی رہیں جنکو وہ اپنی وحی والہام سمجھتے رہے۔ مرزا صاحب تو خیر ذہنی مریض تھے تعجب تو مجھے آپ جیسے پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں پر ہوتا ہے جو جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں جانتے۔ مرزا صاحب نے تو اپنی طرف سے اپنے پیروکاروں پر حد کردی ہے کہ جس نے میری تمام تحریروں کا تین دفعہ مطالعہ نہیں کیا اس کا ایمان مشکوک ہے۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی قادیانی نے مرزا صاحب کی تمام کتابوں کا ایک بار بھی مطالعہ نہیں کیا ہوگا چہ جائیکہ تین بار مطالعہ کرنا۔ اگر کرتا تو ضرور اسکی آنکھیں کھل جاتیں۔

الحاصل الکلام : یہ ہے کہ جس عشق رسول کے طلسم میں آپ گرفتار ہیں اس کا پردہ میں نے چاک کردیا۔ خدا کیلئے ٹھنڈے دل سے بیٹھ کر غور کریں۔ اول تو کوئی نبی کسی دوسرے نبی پر عاشق ہی نہیں ہوسکتا۔ دوم کیا عشق ومحبت میں فنا ہوکر محبّ اپنے محبوب کی گستاخی کا مرتکب ہوسکتا ہے؟ محبوب کے محاسن تلاش کئے جاتے ہیں نہ کہ خامیاں۔ مزید برآں پیغمبر کا پیغام ہی اسکی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ نبوت کو پرکھنے کا معیار نہ تو عشق ومحبت ہے نہ پیشنگوئیاں! اس غلط فہمی کو دل سے دور کر کے کھلے ذہن سے مرزا صاحب کی تحریروں کا مطالعہ کریں۔ انشاءاللہ حق خود ہی آپ پر واضح ہوجائیگا۔ اللہ تعالٰی سے میری التجا ہے کہ وہ آپکو اور تمام قادیانیوں کو حق وباطل میں تفریق کی صلاحیت دے اور دنیاوی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر حق کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اتنے لوگوں میں آپ پہلے قادیانی ملے ہیں جس نے اتنی سلجھی ہوئی تحریر اس محبت بھرے انداز میں لکھی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ خاموشی اختیار کرلیں۔ اگر میری تحریر میں کوئی بات خلاف واقعہ ہے تو ضرور میری اصلاح فرمائیں اور جو میں نے حق بات تحریر کی ہے اس کو قبول کرلیں۔

واللہ ولی التوفیق فقط والسلام **سید عبدالحفیظ شاہ** سندھ پاکستان

ANTI AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM http://alhafeez.org/rashid/

Dr. Syed Rashid Ali P O Box 11560 Dibba Fujairah United Arab Emirates rasyed@emirates.net.ae rasyed54@hotmail.com